صوفی محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ: ایک باوفا اور ایثار پیشہ احرار کارکن

ابو معاویہ محمد فقیر اللہ رحمانی

صوفی محمد اسحاق بستی مولویان رحیم یار خان کے ایک متمول اور فدائے احرار مولوی قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید اور فارسی کی کتب اپنی بستی کے قدیمی مدرسہ شمس العلوم میں پڑھیں پھر والد صاحب نے سکول میں داخل کرایا اور مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے والد گرامی کے ساتھ اپنے رقبہ کی دیکھ بھال میں لگ گئے اور اپنے والد گرامی کے دست راست بنے۔ آپ دو موضعوں (موضع عبدالرحمٰن و اکبر آباد) کے نمبر دار رہے اور انھی دو موضعوں کے زکوٰۃ کمیٹی کے چیئر مین بھی رہے اور یہ دونوں فریضے بڑی خوش اسلوبی سے نبھائے۔

۱۹۶۷ء میں قائد احرار و جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ان کے والد گرامی اور مولوی صالح محمد کی جدوجہد سے بستی مولویان (رحیم یار خان) تشریف لائے تو آپ استقبال میں پیش پیش تھے اس موقعہ پر آپ کو والد گرامی نے فرمایا تھا کہ خاندان امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو نہ چھوڑنا پھر آپ تا حیات خاندان امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے خادم ہو کر رہے۔ ضلع بھر میں جہاں کہیں بھی حضرات شاہ صاحبان کے پروگرام ہوتے آپ ضرور شرکت کرتے۔

قائد احرار کی بستی مولویان میں آمد کے بعد جب بستی میں مجلس احرار اسلام کی ممبر سازی ہوئی تو آپ پیش پیش تھے اور انتخابات میں آپ کو نائب صدر منتخب کیا گیا۔ پھر دو سال بعد ۲۸ / مارچ ۱۹۶۹ء کو ہونے والے جماعتی انتخابات میں آپ کو مقامی جماعت کا صدر اور مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن بنا دیا گیا آپ جماعت کے ہر ہونے والے اجلاس و پروگرام میں خصوصیت کے ساتھ شرکت کرتے حتیٰ کہ لاہور میں ہونے والی کانفرنس میں اور ربوہ (چناب نگر) کی جامع مسجد احرار کے سنگ بنیاد (۲۷/ فروری ۱۹۷۶ء) کے موقع پر بھی شریک ہوئے۔

آپ نے اپنے والد گرامی کی نصیحت و وصیت کو بڑے اچھے انداز کے ساتھ نبھایا اور ہمیشہ میزبانی کے فرائض احسن انداز میں پورے کیے جو کہ تا حال ان کی اولاد میں بھی یہ وراثت منتقل ہو چکی ہے اور وہ بھی خلوصِ دل کے ساتھ خاندان امیر شریعت کے ساتھ منسلک ہیں۔

آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنی اولاد میں اپنی جائداد تقسیم کر کے حوالے کر دی اور اپنی اکلوتی بیٹی کو بھی حصہ منتقل

کردیا۔

آخر عمر میں موروثی بیماری شوگر ہوگئی دوائی کے بعد انسولین شروع ہوگئی آخر آپ بہت کمزور ہوگئے اور چارپائی اور گھر تک محدود ہوگئے۔ ایک دن چارپائی سے اٹھے تو گر پڑے اور ٹانگ پر چوٹ لگنے سے ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹر نے آپریشن کر کے پٹی باندھ دی اور دو ماہ بعد پٹی کھولنے کا کہہ کر رخصت دے دی۔ آپ کو گھر لا کر سلا دیا گیا پندرہ بیس روز بعد غذا کم کھانے لگے جس کی وجہ سے جسم میں قوت مدافعت کم ہوگئی اور شوگر بھی نل ہوگئی جس سے بے ہوشی طاری ہوگئی پھر ایمرجنسی لے جایا گیا لیکن کوئی دوا فائدہ مند نہ ہوئی۔ ۱۰ر جنوری کی صبح ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ اب بابا چند گھنٹوں کے مہمان ہیں ایک بجے کے بعد آپ کی زبان پر کلمہ شریف کا ورد شروع ہوگیا رحیم یار خان کے احبابِ احرار تیمارداری کے لیے گئے تو آپ کی زبان پر کلمہ جاری تھا اور اسی حالت میں دار فانی سے رخصت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز ۱۱ر جنوری کو حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کے فرزند حضرت مولانا سید عطاء المنان بخاری دامت برکاتہم نے نمازِ جنازہ پڑھائی، اپنے آبائی قبرستان شہر خموشاں میں اپنے والد گرامی کے قدموں میں ان کی خواہش کے مطابق آنسوں بہاتے ہوئے سپرد خاک کردیا۔ سچ یہ ہے کہ میرا جماعتی مان اور سہارا اٹھ گیا۔ ساڈی دلڑی اداس کر گئے ہن۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانے کو برکت دے اور جماعتی طور پر ہمارے شانہ بشانہ اور قدم بہ قدم چلائے اور خاندان امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی وابستگی قائم ودائم رکھے (آمین ثم آمین)۔